جناب ظہور الدین اوج لاہوری

جہلائے قوم

محدود ان کا دین ہے چراغِ مزار تک
یا رفتگاں کی یاد میں ہو چیخ و پکار تک

مانوس ہو گئے ہیں یہ شرکِ پلید سے
امداد طلب کرتے ہیں بابا فرید سے

دروازہ بہشتی وہاں جہلاء کا ہے مشہور
گزریں جو اس سے خود کو سمجھتے ہیں مغفور

پیتے ہیں آبِ شرک بھی غسلِ قبور کا
یوں مضحکہ اڑاتے ہیں دینِ غفور کا

میدانِ گمرہی کے یہی شہسوار ہیں
اعدائے دیں ہیں، دشمنِ پروردگار ہیں

اندھے ہو گئے ہیں سرمۂ خاکِ قبور سے
بینائی مانگتے نہیں ربِ غفور سے

شامل ہیں ان میں واعظ و زاہد بڑے بڑے
جہلاء کی صف میں قوم کے قائد بڑے بڑے

اپنا کوئی غلامِ خدائے ودود بھیج
اس سرزمین میں بھی کوئی ابنِ سعود بھیج

جو شرک کی اڑا سکے تا افلاک دھجیاں
سارے لحد پرست پکار اٹھیں "الاماں"

احمدؐ کی پیروی ہی رہِ مستقیم ہے
اور بدعتی کے واسطے نارِ جحیم ہے!

تعلیمِ مصطفٰے کا یہ لبِ لباب ہے
مشکل کشا بس ایک خدا کی جناب ہے

بندے وہی ہیں بہترین دنیا میں دوستو
اللہ کی طرف جو بلاتے ہیں خلق کو

نعرہ لگاؤ تم نہ عبث شاہباز کا
کوئی شریک ہی نہیں حق کارساز کا

اللہ سے دعا یہی اب مانگتے ہیں ہم
آ جائے رہِ راست پہ ہر ساکنِ عالم

یعنی وہ اختیار کریں مذہبِ اسلام
تا عقبیٰ میں حاصل ہو انہیں راحتِ دوام

قطعہ

جہالت کے خلاف اک مورچہ ہم نے لگایا ہے
دلِ حق آشنا نے گوہرِ مقصود پایا ہے
طلب امداد کرتے ہیں لحد میں سونے والوں سے
خدا جانے دماغِ جاہلاں میں کیا سمایا ہے